Al-Azhār
ISSN (Print): 2519-6707
Volume 7, Issue 2(July- December, 2021)

Issue:http: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/17
URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/211
Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v7i01.211

Title A Review of the Alleged Contradiction of the Hadîths in the Stoning Punishment with the Qur'anic Verses,"

Author (s): Nargis

Received on: 29 July, 2021
Accepted on: 29 November, 2021
Published on: 25 December, 2021

Citation: Nargis, ""A Review of the Alleged Contradiction of the Hadîths in the Stoning Punishment with the Qur'anic Verses," Al-Azhār: 7 no, 2 (2021): 1-10

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

حدرجم میں وارد احادیث مبارکہ کا قرآنی آیات کریمہ کے ساتھ ظاہری تعارض ایک تحقیقی جائزہ

A Review of the Alleged Contradiction of the Hadîths in the Stoning Punishment with the Qur'anic Verses

نرگس*

Abstract:

The alleged contradiction of Hadiths with Qur'an is the most difficult topic of Islamic studies. Which is based for denial of Hadîth.

The deniers of Hadîth (منکرین حدیث) deny the authenticity of the hadiths; some of them are rationalist who reject the Hadiths that are against the rationality. Some of them deliberately try to create contradictions in the Qur'an and the Hadiths and deny the hadiths based on it. However, there is no realty in contradiction between the Qur'an and Hadith.

For example, the alleged contradiction between the Hadîth of stoning and the verse of Surah Noor.

In this research I have reviewed the Hadîth and the verse 2 of Surah Noor in the light of the sayings of Islamic Scholars, and proved by arguments that there is no contradiction of the Hadîth with Quran.

Key words: Qur'an, Hadîth, Contradiction, Stoning, Adultery

*پی ایچ ڈی اسکالر، اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

حمد و ثنا ہے اس ذات پاک کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کا راستہ دیکھایا اور درود و سلام ہو ہمارے پیارے نبی آخر زمان ﷺ پر اور ان کے اصحاب ؓ پر اور اہل بیت ؓ پر، امابعد!

منکرین حدیث کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث میں کوئی نہ کوئی عیب نکال کر ان کو نا قابل اعتماد ثابت کیا جائے۔ اس غرض سے وہ کبھی بلاواسطہ حدیث پر تنقید کرتے ہیں تو کبھی رجال حدیث؛ صحابہ ؓ، ائمہ حضرات اور علمائے کرام پر تنقید و تشنیع کرتے رہتے ہیں۔

حدیث پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بہت سارے احادیث قرآن کے خلاف ہیں، اس لئے یہ کوئی شرعی دلیل نہیں ہو سکتا ہے۔ ان میں سے وہ احادیث بھی ہیں جو حد رجم میں وارد ہوئے ہیں اور منکرین حدیث کو شبہ ہے کہ یہ احادیث سورۃ نور کی آیت نمبر ۲ سے متعارض ہیں۔

حد رجم کا مفہوم:

لغت میں حد کا معنی ہے خط کھینچنا، الگ کرنا، سرحد، یا آخری کنارہ۔[1]

اصطلاح میں حد کسی گناہ کی وہ سزا ہے جو اللہ یا اللہ کے رسول ﷺ نے مقرر کیا ہو۔[2]

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس مقررہ سزا کو جو حق اللہ کے طور پر متعین کی گئی ہو، حد کہتے ہیں۔[3]

رجم کہتے ہے سنگساری کو، شادی شدہ شخص اگر بدکاری کا مرتکب ہو تو اسکا شرعی حد رجم ہے۔

فقہاء نے زنا کا حد دو قسم کی ذکر کیا ہے، اگر زانی غیر شادی شدہ ہے تو اس کے لئے سزا سو کوڑے ہیں اور اگر شادی شدہ ہے تو اس کے لئے سو کوڑے اور رجم ہے۔[4]

حد رجم قرآن میں:

قرآن میں زنا کا مرتکب شخص کے لئے سزا کے طور پر دو قسم کے حد مذکور ہے، ایک سورہ النور آیت نمبر ۲ میں ارشاد باری تعالی ہے، فرمایا:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.[5]

زانی عورت اور زانی مرد کو سو کوڑے مارو اور اللہ کے دین میں ان پر ترس نہ کھاو اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ ان کی سزا کو دیکھنے کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر ہو۔

اور دوسرا سورہ النساء آیت نمبر ۱۵ میں بدکار عورت کی سزا مذکور ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

(وَاللاَّتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْيَجْعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلاً)[6]

ترجمہ: تمہاری وہ خواتین جو بدکاری کا ارتکاب کرے، ان کی بدکاری پر تم میں سے چار گواہ پیش ہو، اگر انھوں نے گواہی دی تو ان خواتین کو گھروں میں قید کردو، یہاں تک کہ مر جائے یا اللہ ان کے لئے کوئی حکم نازل فرمائے۔

سورۃ النور کا حکم واضح ہے اور اس میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کا فرق نہیں ہے بلکہ مطلق زانی مرد اور زانیہ عورت کے لئے سو کوڑے مقرر کئے ہیں۔ جب کہ سورۃ النساء میں صرف زانی خواتین کا ذکر ہے جس کے لئے سزا گھر میں قید کرنا ہے یہاں تک وہ مر جائے۔

پس مرد اگر جرم زنا کا مرتکب ہو تو اسکا سزا سو کوڑے ہیں، اور عورت اگر اس جرم کا ارتکاب کرے تو اس کے لئے سو کوڑے یا یا گھر میں موت تک قید کرنا ہے، ان دو قسم کی سزاوں کے علاوہ قرآن میں کہیں بھی رجم کا ذکر نہیں۔

حدرجم حدیث میں:

رجم کی سزا کئی حدیثوں میں مذکور ہے، جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ نے شادی شدہ زانی مرد و عورت کو رجم کی سزا دی ہے، کوڑوں کی نہیں۔

صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں عبد اللہ بن عباس τ اور صحیح مسلم رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت بریدہ τ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس ماعز بن مالک τ آئے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مجھے پاک کر دیجئے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرا ستیناس ہو، چلا جا اور اللہ سے معافی مانگو اور توبہ کرو۔ وہ τ تھوڑی دور جا کر واپس لوٹ آئے اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مجھے پاک کر دیجئے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اسی طرح جواب دیا یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ لوٹ آئے تو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے پوچھا: میں تجھے کس چیز سے پاک کر دوں؟ انہوں τ نے کہا: زنا سے۔ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے پوچھا: یہ پاگل تو نہیں؟ بتایا گیا کہ نہیں۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے پوچھا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ تو ایک صحابی τ نے سونگھا تو شراب کی بو نہ پائی، پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تو نے زنا کیا ہے؟ ماعز τ بولے: جی ہاں، پس آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے حکم دیا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔[7]

شیخین رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ τ سے روایت نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مسجد میں موجود تھے کہ ایک مسلمان ان کے پاس آیا، اور آواز دی کہ: اے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم میں نے زنا کیا ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس کی طرف توجہ نہیں دی، اس τ نے دوبارہ کہا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے پھر توجہ نہیں دی۔ جب اس نے چار دفعہ اپنی بات دہرائی تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس سے پوچھا: کیا تو پاگل ہے؟ وہ بولا: نہیں، پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے پوچھا: کیا آپ نے شادی کی ہے؟ وہ بولے: ہاں۔ پھر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔[8]

صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور سنن ابی داود رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت جابر τ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس آیا اور زنا کا اعتراف کیا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس سے اعراض کیا، اس نے پھر اقرار کیا، جب چار دفعہ اقرار کیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس سے پوچھا: کیا تو پاگل ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس سے پوچھا: کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے بولا: ہاں۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ لوگ اسے عید گاہ میں رجم کرنے لگے، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا، لوگوں نے پھر جا لیا اور رجم کر دیا۔"[9]

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبادۃ بن الصامت τ سے صحیح میں روایت نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو، زناکار عورتوں کے لئے اللہ نے حکم نازل فرمادیا؛ غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی اور شادی شدہ کے لئے سو کوڑے اور رجم"[10]

اسی طرح صحیح مسلم رحمۃ اللہ علیہ میں ایک روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ازد قبیلے کی شاخ غامد کی ایک عورت آئی اور بولی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا ستیاناس ہو، چلی جا اور اللہ سے معافی مانگو اور توبہ کرو۔ وہ بولی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ماعز τ کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ وہ بولی: میں زنا سے امید سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو خود؟ وہ بولی: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بچے کی پیدائش تک انتظار کرو۔ ایک انصاری صحابی نے اس کی پرورش اپنے ذمہ لیا، جب بچہ پیدا ہوا وہ صحابی آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بچہ کو بغیر رضاعت چھوڑ کر ہم اسے رجم نہیں کرسکتے۔ ایک انصاری نے بچے کا دودھ اپنے ذمہ لے لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رجم کیا۔[11]

صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور صحیح مسلم رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت ابوہریرہ τ اور زید بن خالد جہنی τ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور آکر بولا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی قسم کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی کتاب کے مطابق میرا فیصلہ فرمادیں۔ اور دوسرا شخص جو پہلے سے زیادہ ہوشیار تھا بولا: میں بیان کرتا ہوں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔ وہ بولا: میرے بیٹے نے جو اس آدمی کے ساتھ مزدوری کرتا تھا اس کی بیوی سے زنا کیا ہے، مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم آئے گا، تو میں نے اس کے فدیہ میں اس شخص کو ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی دے دی۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کے لئے سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے، جب کہ عورت کے لئے رجم کی سزا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں تمھارے درمیان اللہ کے کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور لونڈی واپس کر دی جائے گی اور لڑکے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے

انیس τ کل اس عورت کے پاس جاواور اس سے پوچھ لو اگر وہ جرم کا اعتراف کرلے تو اسے سنگسار کر دیں۔ پھر جب وہ صحابی τ گیا تو اس عورت نے اقرار کر لیا تو اسے سنگسار کیا گیا۔[12]

سنن ابی داود رحمۃ اللہ علیہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہے اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے، سوائے تین صورتوں کے ، ایک وہ آدمی جو شادی کے بعد زنا کرے، پس اسے سنگسار کیا جائے گا، اور وہ آدمی جو اللہ اور رسول سے بغاوت کرے، اسے قتل کیا جائے گا، یا سولی دی جائے گی، یا جلاوطن کر دیا جائے گا۔ یا کوئی کسی کو قتل کر دے تو قصاص میں وہ قتل کر دیا جائے گا۔"[13]

مسند احمد رحمۃ اللہ علیہ میں زید بن ثابت τ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر شادی شدہ مرد اور عورت زنا کریں تو انہیں رجم کر دو۔"[14]

یہ اور اس کے علاوہ کتب حدیث میں رجم کے بارے میں روایات کثرت سے نقل ہیں، جن کی تعداد تواتر معنوی تک پہنچ جاتی ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں شادی شدہ مرد اور عورت کی سزا رجم ہے۔

تعارض:

جیسا کہ پہلے گزر چکا کہ سورۃ النور میں زنا کا حد مرد اور عورت شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ہر ایک کے لئے سو کوڑے ہے، اور سورۃ النساء میں زانیہ عورت کے لئے گھر میں موت تک قید ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم میں آزاد مرد اور عورت کے لئے کوئی سزا مذکور نہیں ہے۔

جبکہ اس کے بر خلاف حدیث نبوی میں شادی شدہ بدکار مرد اور عورت کے لئے رجم کی سزا مذکور ہے۔ تو دونوں میں ظہاری تعارض نظر آرہا ہے، کہ قرآن میں ایک سزا تجویز کی گئی ہے اور حدیث میں کچھ اور۔

دفع تعارض:

یہ تعارض ظاہری ہے، اس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، یہ تعارض ان لوگوں کو نظر آتی ہے جو یاتو شریعت کے نصوص سے ناآشنا ہیں اور یا حدیث کی حجیت کے منکر ہیں، ورنہ بہت سارے احادیث ایسے ہیں جن میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ جب بدکاری کا مرتکب ہوا تو اس پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کا حد نافذ کیا ہے اور اگر شادی شدہ ہوا تو رجم کیا ہے۔ جن میں سے ایک حدیث پہلے گزر چکا ہے جو شیخین نے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے روایت کیا ہے، جس میں مذکور ہے کہ ایک غیر شادی شدہ لڑکے نے شادی شدہ عورت سے بدکاری کا ارتکاب کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اور پھر لڑکے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی تجویز فرمایا اور شادی شدہ عورت کے لئے رجم کا حد تجویز فرمایا۔

اس کے علاوہ حضرت عمرؓ کا وہ مشہور خطبہ جو صحیحین میں نقل کیا گیا ہے، جس میں فرمایا کہ اے لوگوں اللہ سبحانہ وتعالی نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور اس پر یہ کتاب نازل فرمایا، پس اس کتاب میں رجم کی آیت بھی نازل ہوئی ہے، جس کو ہم نے پڑھا اور یاد کیا اور رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور اس کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں زمانہ گزر جانے کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ رجم کی آیت تو قرآن کریم میں نہیں ہے۔ پس وہ اللہ کا فرض چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں گے۔ پس رجم اللہ کی کتاب میں شادی شدہ بدکاری کرنے والے مرد اور عورت پر حق ہے جب بدکاری گواہی، حمل، یا اعتراف سے ثابت ہو جائے۔[15]

عمرؓ نے جس آیت کی طرف اشارہ فرمایا وہ آیت رجم ہے جس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے اور حکم باقی ہے وہ یہ آیت ہے: "**الشيخ والشيخة فارجموهما البتة نكالا من الله**"

ترجمہ: شادی شدہ آدمی اور شادی شدہ عورت کو سنگسار کرو، یہ عبرت ہے اللہ کی طرف سے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے کہ آیت رجم سے مراد یہ آیت ہے اور یہ ان آیات میں سے ہے جن کا لفظ منسوخ ہو گیا ہے اور حکم باقی ہے۔[16]

حد رجم پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع:

اس خطبہ سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ رجم کی سزا پر سب صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے، کیونکہ حضرت عمر نے یہ خطبہ مسجد میں منبر پر دیا تھا، اور سننے والوں میں جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے، جن میں سے کسی نے بھی مخالفت نہیں کی اور سب کے سب نے سکوت اختیار کیا۔ جس سے ظاہر ہوا کہ یہ عمر کا ذاتی رائے یا اجتہاد نہیں تھا بلکہ سب صحابہ نے یہ منسوخ شدہ آیت سنی اور اس کو یاد کیا اور سب نے نسخ بھی دیکھا تھا، اس لئے سب خاموش رہے۔

منکرین حد رجم کا موقف:

رجم چونکہ نصوص صحیحہ اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے اس لئے اس سے کوئی سچا مومن اور سلیم العقیدہ مسلمان انکار نہیں کر سکتا، اس سے انکار خوارج، معتزلہ، حمید الدین فراہی، امین احسن اصلاحی، اور جاوید غامدی جیسے گمراہ لوگ ہی کرتے ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خوارج نے حد رجم سے انکار کیا ہے۔[17] اور فتح الباری شرح بخاری میں ہے کہ خوارج اور کچھ معتزلہ نے اس بنیاد پر حد رجم کا انکار کیا کہ قرآن میں حد رجم مذکور نہیں[18]۔ امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ خوارج کا ایک فرقہ ازارقہ اور کچھ معتزلہ نے شادی شدہ زانی کی رجم سے انکار کیا ہے، اور یہ اس لئے ہے کہ وہ لوگ سنت نبوی کے منکر ہے۔[19]

لیکن ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فقہاء اور اصولیین کے رائے سے متفق نہیں ہے کہ سورۃ نور میں الزانی اور الزانیہ سے مراد غیر شادی شدہ بدکار ہے۔ ان کے نزدیک اللہ علیہ اس آیت میں غیر شادی شدہ کی تخصیص نہیں کی ہے اس لئے حکم یہاں عام ہے ہر قسم کے بدکار اس میں شامل ہیں، شادی شدہ اور غیر شادی شدہ دونوں کی سزا سو کوڑے

ہے۔ اور رجم کی سزا جو ہے وہ حدیث سے ثابت ہے، تو شادی شدہ بدکار مرد اور عورت کو سو کوڑے جو قرآن سے ثابت ہے اور رجم جو حدیث سے ثابت ہے دونوں کو ملا کر متعینکیا جائے گا۔[20]

امین احسن اصلاحی نے تدبر قرآن میں موقف اختیار کیا ہے کہ آپ نے جو حد رجم نافذ کیا ہے یہ تعزیرا تھا کوئی شرعی حد نہیں تھا، زنا کا حد کوڑے ہیں، لیکن اگر حاکم وقت محسوس کرے کہ مجرم سختی کا مستحق ہے تو رجم کر سکتا ہے تعزیرا۔ رسول اللہ نے ماعز کو اس لئے رجم کیا کہ وہ عادتی بد اخلاق اور بد کردار انسان تھا۔[21]

اسی طرح جاوید احمد غامدی کا موقف ہے کہ شادی شدہ اور کنوارے زانی دونوں کے لئے ایک ہی حد سو کوڑے ہے۔[22]

یہ تمام وہ لوگ ہیں جو در اصل حدیث کی حجیت سے انکار کرتے ہیں، اس لئے احادیث میں متعین سزاوں کا بھی انکار کرتے ہیں۔

خلاصہ:

اس مطالعہ سے یہ ثابت ہوا کہ حقیقت میں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے، سورۃ النور میں بدکاری کا حد سو کوڑے ہے جو کہ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ دونوں قسم کے بدکاروں کے لئے سزا متعین ہے جو کہ حدیث سے بھی ثابت ہے۔ اس کے علاوہ رجم کی سزا قرآن سے بھی ثابت ہے لیکن آیت رجم لفظا منسوخ ہے حکما نہیں اور متعدد احادیث مبارکہ میں بھی مذکور ہے حضور ﷺ کی قول اور فعل سے ثابت ہے اور صحابہ کے اجماع سے بھی ثابت ہے۔ اس لئے کوئی شک اور کوئی تعارض باقی نہیں رہا۔ واللہ اعلم

حوالہ جات:

[1]- Lisan ul Arab, ibn Manzor, (3/140). Bayrut. Mu'Jam al-LughatulArabiah al-Mu'asirah, Dr Ahmad Mukhtar, Umar, (1/455). 1st Edition, A'lam alKutub, Cairo, 2008.
[2]- Hidayah, Kitabul Hudood, (2/506).
[3]- Nilal al-Awtar, Imam Shawkani, (7/92). Dar ul Jeel, Bayrut, 1973.
[4]- Al-Ikhtiar le Ta'lil al-Mukhtar, ibn Mawdood, Kitab ul Hudood, P,44. Maktabah tul-Riyaz al-Hadithah, Riyaz.
[5]- Surah, Noor: 2.
[6]- Surah al-Nisa:15.
[7]- Sahih Bukhari, Kitabul Hudood, Ḥadīth, No:6438. Dar ibn Kathir al-Yamamah, Bayrut, 3rd Edition 1987. Sahih Muslim, Ḥadīth, No: 1695. Dar Ihya al-Turath al-A'rabi, Bayrut.
[8]- Sahih Bukhari, H:6815. Sahih Muslim, H:1691.
[9]- Sahih, Bukhari, H:6429. Sunan, Abu Dawood, H4430. Darul Fikar.
[10]- Sahih, Muslim, H: 1690.
[11]- Ibid, H:1695.
[12]- Sahih, Bukhari, H:2314, 6633. Sahih, Muslim, H:1697, 98.
[13]- Sunan, Abu Dawood, H:4353.
[14]- Musnad, Ahmad, Sharh Ahmad Zain (16/34).
[15]- Sahih, Bukhari, Bab al-I'tiraf bizzina, H:6327. Bab Rajam al-Hubla min al-Zina iza ahsanat, H: 6328. Sahih, Muslim, Bab Rajam al-Thayab fi al-Zina, H:3201.
[16]- Sharh Sahih Muslim, Imam Nawawi, Kitab Hudood, bab Rajam al-Thayab fi al-Zina, (6/111), H:3201.
[17] -Ibid.
[18]- Fathul Bari, Ibn Hajar, Bab Rajmul Muhsin, (19/233).
[19]- Al-Muhala', Ibn Hazam, Darul fikar, p174.
[20]- Ibid.
[21]- Tadabur Qur'an, Ameen Ahsan Islahi, (5/69).
[22]- Mizan, Javeed Ahmad Ghamdi, p:299. 2nd Edition April, 2002.